

پوشاک ہے جس کے بغیر انسان ہر دائرے میں زندگی اور انسانیت کے لیے باعثِ ننگ ہوتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جب میں پرہیزگاری کا لباس اختیار نہ کر سکا تو میری ہستی باعثِ ننگ رہی اور میں انسانی شرف کا اہل نہ رہا۔ یہ حالت میری موت پر ختم ہوئی۔

۶۔ لغات۔ کوہن : لغوی معنی، پہاڑ کاٹنے والا۔ فرہاد کا لقب جس نے پہاڑ کاٹ کر ہرشیر کے باغ تک پہنچائی تھی۔ قصہ مشہور ہے کہ فرہاد کو شیر سے دُور رکھنے کے لیے کہا گیا تھا کہ پہاڑ کاٹ کر ہرے آؤ گے تو شیریں تمہیں مل جائے گی۔ خیال یہ تھا کہ نہ پہاڑ کٹے گا اور نہ شرط پوری کرنے کی نوبت آئے گی۔ فرہاد نے ہر نکال لی تو اس کے پاس ایک بڑھیا کو یہ پیغام دے کر بھیجا گیا کہ شیریں مر گئی۔ فرہاد نے یہ سنا تو تیشہ ہاتھ میں تھا، وہی سر پر مارا اور مر گیا۔ مرزا غالب نے دوسری جگہ کہا ہے :

دی سادگی سے جان، پڑوں کوہن کے پاؤں

بہات کیوں نہ ٹوٹ گئے پیرزن کے پاؤں

سرگشتہ : لغوی معنی، جس کا سر پھیر گیا ہو، یعنی حیران و پریشان

خمار : نشے کے آثار کی کیفیت۔ اس میں نشہ پینے والے پر بے لطفی اور

اعضا شکنی سی طاری ہو جاتی ہے۔

رسم و قیود : رسم اور قید کی جمع، یعنی رسمیں اور پابندیاں۔

شرح : اے استاد! فرہاد تیشے کے بغیر جان نہ دے سکا۔ اس سے

ظاہر ہے کہ وہ دنیوی رسم و رواج کی پابندیوں کے خمار میں حیران و پریشان تھا۔

شعر کا مطلب یہ ہے کہ عشق صادق و کامل ہو تو عاشق کے لیے مرنے کے

اسباب تلاش کرنے کی ضرورت نہیں، جیسے فرہاد نے خود کشی کے لیے تیشہ استعمال

کيا۔ یہ رسم کی پابندی تھی حالانکہ ایسی پابندی عشق کامل کی آزادی سے کوئی مناسبت نہیں

رکھی تیشہ مار کر ہر شخص مر سکتا ہے، اس میں فرہاد کے عشق نے کہا کیا دکھایا،